لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شی؟ قالوا لا یبقی من درنہ شی قال فذالک مثل الصلوۃ الخمس، یمحو اللہ بھن الخطایا یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضورؐ فرماتے تھے کہ کیا تم بتا سکتے ہو کہ کسی کے دروازہ پر نہر یا تالاب ہو اور وہ اس میں روزانہ دن بھر میں پانچ مرتبہ غسل کر لیتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ سکتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، نہیں! پھر حضورؐ نے فرمایا کہ پنج وقتہ نماز کی بعینہٖ یہی مثال ہے۔ اللہ اسکے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

میں جواباً عرض کرونگا کہ جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کیا جائے بیشک وضو نماز دونوں گناہوں کو مٹانیوالے ہیں۔ لیکن برائیوں پر اصرار کرنیکی صورت میں یہ مکفر سیئات (گناہوں کو مٹانیوالے) نہیں ہیں۔ کیا گناہوں کو حقیر سمجھکر اس پر جرأت اور اصرار کرنیوالے خدا کے روبرو کھڑے ہوتے ہوئے اور اھدنا الصراط المستقیم کی درخواست کرتے ہوئے شرماتے نہیں؟ کیا یہ سوء ادبی نہیں کہ انسان رب کی نافرمانیوں اور گناہوں سے لت پت ہوتے ہوئے بھی فلاح و نجاح کی امید رکھے ہوئے ہو؟ پس ہم کو چاہئیے کہ راہ ہدایت اختیار کریں۔ اللہ جل جلالہٗ کے شایان شان ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کو درگذر کرتا ہوا توبہ کو قبول فرمائے۔ اور ہمیں عمل صالح کی توفیق بخشے۔ چنانچہ ارشاد ہے والذین اھتدوا زادھم ھدی و اٰتاھم تقوٰی یعنی جن لوگوں نے ہدایت کی راہ اختیار کی اللہ نے ان کیلئے ہدایت کے اسباب بڑھا دیئے اور ان کے قلب میں تقوٰی پیدا کر دیا۔

امام مسلمؒ نے بھی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب فرض نماز کا وقت آجائے اور بندہ اچھی طرح وضو کر کے خشوع، خضوع کے ساتھ نماز پڑھے تو اسکے تمام سابق گناہ معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبائر سے بچتا رہا ہو۔ پس واضح ہو گیا کہ گناہوں کی معافی کیلئے اجتناب کبائر (بڑے بڑے گناہوں سے بچنا) شرط ہے۔

الغرض جس طرح جسمانی نفاست و طہارت کا انتظام و اہتمام کیا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح روحانی کثافتوں سے بھی بچنے کیلئے پوری پوری سعی جدوجہد لازم اور ضروری ہے۔ دعا ہے کہ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی ان نعمتوں کا جن کا فیضان ہم پر یا ہمارے والدین پر اس کی طرف سے ہوا ہے شکریہ ادا کر سکیں اور ایسے نیک عمل کریں جو رب کی خوشنودی کا باعث بن سکیں۔ اور خدا اپنی خاص رحمت سے ہمیں اپنے نیک بندوں میں داخل کر دے۔ آمین۔

اہلِ ایمان سے

از ظہیر الدین صاحب ظہیر حسین آبادی

دیوِ استبداد کے ظلم و ستم سے تو نہ ڈر
چاہتا ہے اس جہاں میں حشمت و عزت اگر

دیکھ پامالِ ستم ہے مسلمِ آشفتہ حال
اٹھ خدارا اٹھ تو ان باطل خداؤں سے نہ ڈر

جن کے دامن سے ہیں وابستہ ہزاروں بجلیاں
وہ مٹانا چاہتے ہیں تجھکو اے شوریدہ سر

دیکھ گردن ہے تری شمشیرِ دودم کے تلے
اب سے پیدا کر لے تو کچھ اپنے نالوں میں اثر

اٹھ نکل میدان میں جوشِ عمل کے ساتھ ساتھ
چھید دے تیرِ نظر سے سب کے تو قلب و جگر

انقلابِ نو کی خاطر اٹھ تو اس انداز سے
چیر دے گردوں کے دل کو ترا تیرِ نظر